☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتباعِ سنت، مشعل راہ

(۱)

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال الله عزوجل: والذین امنوا اشد حباالله

وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین(بخاری ومسلم)

کامیابی کاراز

آیت کریمہ وحدیث طیبہ کی تشریح وتوضیح کے سلسلہ میں گزشتہ گزارشات کے دوران آپ کواندازہ ہوا ہوگا کہ خالق کائنات جل جلالہ اور محسن انسانیت میں وہ تمام صفات وکمالات بدرجہ تمام وکمال موجود ہیں جن کی وجہ سے دلوں میں محبت وعظمت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ان کے احسانات وانعامات بھی لاتعدولاتحصی ہیں، جس کے پیش نظران سے تعلق وربط قائم ومستحکم کرنے ہی میں انسانیت کی کامیابی کاراز پوشیدہ ہے۔آج اگرکسی روحانی، علمی یادنیاوی شخصیت سے تعلق

کا دعویٰ ہو،تو دعویٰ پر اعتبار تب کیا جاتا ہے کہ عظمت کے اقرار کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ہو۔اسی اطاعت وتابعداری کو بار بار اللہ جل شانہ نے آیات کریمہ اور انبیاءؑ کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے احادیث مبارکہ میں اجاگر فرماتے ہوئے ایمان کا ایسا جزوقرار دیا ہے کہ اس کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں رہتا ہے۔اگر اطاعت نہیں تو محبت کا دعویٰ سچائی سے خالی ہے۔اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی اس کی عظمت کا دل کی گہرائیوں سے یقین بھی ہوتو لازمی طور پر محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلمکی محبت وعظمت سے بھی دل معمور ہوگا۔پھر اللہ ورسول کی اطاعت کو لازم وملزوم سمجھ کر یک جان دو قالب کے مصداق ان دونوں کے احکامات کی بجاآوری میں بھی کوئی ہچکچاہٹ اور تذبذب محسوس نہ ہوگا۔اس نظریہ کے راسخ ہونے کے بعد ہر صحیح العقیدہ مسلمان خودبخود اس طرف راغب ومائل ہوگا۔

اصلاحِ انسانیت کانسخہ اکسیر

انسانیت کی اصلاح کانسخہ اکسیر اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولصلی اللہ علیہ وسلمکے اوامرو نواہی کی تعمیل اور آپصلی اللہ علیہ وسلمکی سیرت' آداب وخصائل کو زندگی کاشعار بنانا ہی ہے۔ارشادباری ہے:

اطیعو اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون (سورۃ ال عمران)

''اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی تابعداری کروتا کہ تم پررحم کیا جائے''

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما (سورۃ احزاب)

''جوشخص اللہ تعالیٰ ورسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔''

اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلو اوتذھب ریحکم (سورۃ الانفال)

''اللہ تعالیٰ ورسول کی فرمانبرداری کرواورآپس میں لڑائی جھگڑا نہ کروورنہ تم بزدل بن کرتمہاری ہوا اکھڑجائے گی''

قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لایحب الکافرین.

''ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی تابعداری کرو اگر اس تابعداری سے وہ پھر جائیں (یعنی قول وفعل سے) تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا''

واقیموا الصلوة واتو الزكوة واطيعوا الله والرسول لعلكم ترحمون(النور)

''اور نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اللہ تعالیٰ اوراسکی رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر (اللہ) رحم کرے''

مضامین آیات کا خلاصہ

ان چند آیات مبارکہ سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مالکِ کون ومکان نے اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلمکی اطاعت کو ایمان کا اساس قرار دے کر اخروی نجات کا ذریعہ قرار فرمایا' یہ بھی معلوم ہوا کہ امت مسلمہ اگر کفار واغیار پر غالب ہونا چاہتی ہے تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ ورسول کی اطاعت کے اسلحہ کو اپنا کر مسلمان غالب' فاتح' غانم قوم بن کر''وانتـــم الاعـــلـــون'' کا مصداق بن سکتی ہے۔ ورنہ تعداد اگر برائے نام مسلمانوں کی کروڑوں' اربوں میں ہو' مگر اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت سے عاری ہوں، نہ کفار کے دلوں میں ان کا وہ رعب ودبدبہ ہوگا، جو صحابہ وقرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا کہ کفار سے مہینوں کے فاصلے پر دور رہ کر بھی دین دشمن طبقہ اللہ تعالیٰ اور رسول کے فرمودات پر مر مٹنے والوں کے خوف سے لرزہ براندام رہتے۔ اور نہ اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم وجبر سے چھٹکارا ملے گا۔

دو اطاعتیں یک جان دو قالب

یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ دونوں لازم وملزوم ہیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت بعینہ رسول کی اطاعت ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی مخالفت اوران پر عمل نہ کرنا اللہ تعالیٰکے احکامات' فرامین کی مخالفت اور نافرمانی ہے گویا یہ دو اطاعتیں یک جان دو قالب کا مصداق ہیں۔

جب اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کردیں

اوران دونوں کی نافرمانی یا دونوں کی اطاعت میں فرق کرنے والوں کے بارے میں خالق کائنات نے کلام مجید میں سخت سزاؤں کے وعیدات بیان فرمائے ہیں۔ارشاد باری ہے:

وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امراً ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً مبينا (احزاب)

''کسی مومن آدمی یا مومنہ عورت کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ورسول جب کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو وہ اس مسئلہ میں کچھ اختیار اپنا بھی سمجھیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم سے سرتابی کرے، وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو گیا''

اللہ ورسول کی اطاعت لازم وملزوم

دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے کہ:

ان الذين يكفرون باالله ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذالك سبيلا اولئك هم الكافرون حقا واعتدنا للكافرين عذابا مهينا. (نساء)

''جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں سے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں میں اور کہتے ہیں کہ بعضوں کو مانتے ہیں اور بعضوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان میں ایک راہ نکالیں، ایسے لوگ اصل کافر ہیں اور ہم نے تیار کیا ہوا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت آمیز عذاب۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ماننے کا اعتبار تب ہوگا کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار وتصدیق بھی لازمی کی جائے۔ نبی کے نبوت سے اگر انکار ہو تو خدا کو معبود ماننے کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے۔اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وتابعداری کے لئے تیار ہو اور اس کے نبی کی اطاعت اور اس کے احکام کی تعمیل سے روگردانی ہو تو اس کے بغیر ایمان ناقص بلکہ ساقط ہے۔ کیونکہ پیغمبر وہی کچھ فرماتے ہیں اور خود بھی کرتے ہیں، جن کے لئے وہ خدا کی طرف سے مامور و

مقرر ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ کوئی عمل کرتے ہیں اور نہ بولتے ہیں۔ارشاد باری ہے:

وماینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحیٰ (النجم)

''(پیغمبر) وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کا بولنا صرف وحی ہے جو ان پر (وحی کی صورت میں) نازل ہوتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے: **ما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا** (سورہ حشر)

''ہمارے رسول جو حکم تم کو دیں اس کو مان لو (یعنی ان پر عمل کرو) اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو''

اسی طرح کی کئی آیات وارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم دے کر اسی رسول کی تابعداری اور اطاعت کو اللہ تعالیٰ ہی کی تابعداری قرار دیا گیا ہے۔

انسانیت کیلئے مشعل راہ

اب اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری محبت ہے، تو ہر دعویٰ کے ثابت کرنے کے شواہد ہوتے ہیں اور اس دعویٰ کے اثبات کے لئے سب سے بڑا شاہد اور گواہ اطاعت ہے کہ ہمارا قول وفعل اس دعوے کے مطابق ہے، یا بالکل اس سے متضاد ہے۔مقدس ترین جماعت صحابہؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل وقول کی فرمانبرداری میں جان کی بازی کے لئے ہر وقت تیار رہتے، جب محبت کا دعوی کر گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں اپنی ہر متاع عزیز کو قربان کرنے کے لئے وہ نمونے چھوڑ دیئے جو قیامت تک آنے والے انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ان کو یقین کامل تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ورسول سے محبت کا اقرار کرلیا ہے' تو اس راہ میں ہر قسم کی قربانی دینی ہوگی' جس کے لئے وہ سینہ سپر ہو گئے۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا وآخرت کا عظیم تحفہ

ایک مخلص مومن کی اللہ تعالیٰ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک نمونہ:

عن انسؓ ان رجلا قال یارسول اللہ متی الساعۃ قال ما اعددت لھا قال ما

اعـددتُ لهـا الاانّـي احب الله ورسوله قال انت مع من احببت قال انس فمار أيت المسلمين فرحوا بشئي بعد الاسلام. (بخاری و مسلم)

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلمسے یہ سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کررکھی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی ماسوائے ایک چیز کے وہ یہ کہ میں خدااوراس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیاوآخرت میں اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: کہ میں نے مسلمانوں کواسلام کے بعد کسی اور چیز سے اتنازیادہ خوش نہیں دیکھا جتنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلمکے اس فرمان سے خوش ہوئے۔

قول وفعل میں سچائی کامعیار

وجہ یہ کہ ان کامضبوط عقیدہ تھا کہ خدااوررسول کیساتھ محبت ہی اصل چیز ہے، تمام عبادات واطاعات اس اصل چیز کی شاخیں اوراس دعویٰ کے دلائل ہیں۔ جس شخص کا دل حقیقی معنوں میں ان دونوں ہستیوں کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے، پھران کی اطاعت ان احکامات کی بجا آوری طبیعت ثانیہ بن کرانکے کسی حکم کی ادائیگی میں اگر دیری یاسستی ہو جائے، تو ایسے شخص کو جو پریشانی لاحق ہوتی ہے، اس کاادارک احساس صرف وہی شخص ہی کرسکتا ہے' مثلاً کسی پابند صلوۃ سے کسی عذر شرعی کیوجہ سے نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے، تو وہ مومن ایک عجیب کرب وبے چینی کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے تا آنکہ اس نماز کی ادائیگی کرکے تاخیر کاازالہ نہ کرے، اس کے مقابلہ میں وہ شخص جوصرف زبانی جمع خرچ کرکے اللہ و رسول کی محبت کادعویٰ کرتا رہے۔ کئی فرائض وواجبات کوترک کرنے پربھی وہ ذرہ برابر روحانی کرب و بے چینی میں مبتلانہیں ہوتا' یہی وہ حالت ہے جس سے قول وفعل کے سچے کامل اورجھوٹے وناقص کی تمیز ہو جاتی ہے۔

نماز کا وقت ہو چکا ہے، انشاء اللہ اسی سلسلہ میں آئندہ مزید معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا مالک الملک ہمیں اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کواپنانے کاپابند بنائے۔ آمین